# ثنائے مستجاب

(حمدیہ مجموعہ)

# ثنائے مُستجاب

(حمدیہ مجموعہ)

عبدالمجید چٹھہ

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 0331-4489310
E-mail: nastalique786@gmail.com

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝

القرآن

## ضابطہ

نام کتاب : ثنائے مستجاب
شاعر : عبدالمجید چٹھہ
سرورق : آغا نثار
سالِ اشاعت: 2019
کمپوزنگ : زرناب کمپوزنگ سنٹر، لاہور
مطبع : حاجی منیر اینڈ سنز پریس، لاہور
قیمت : -/600 روپے

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 0331-4489310
E-mail: nastalique786@gmail.com

# انتساب

محترم عطاءالحق قاسمی صاحب

کے نام

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| برسوں پر پھیلی حمد نگاری | ڈاکٹر مختار عزمی | ۱۰ |
| پڑھ کر دُرود میں نے جو مانگی دُعا کبھی | | ۱۱ |
| مجھ کو مرے عمل نے جو معذور کر دیا | | ۱۳ |
| مالک! شعور و عقل کو تُو لازوال کر | | ۱۴ |
| مصائب دُنیا کے ہو ختم کرتے | | ۱۵ |
| سزا میرے گناہوں کی نہ دینا اے مرے مولا | | ۱۷ |
| مسائل ختم کر دے آج سارے | | ۱۹ |
| سب کی اُداسیوں کو جو خوشیوں میں ڈھال دے | | ۲۱ |
| زیارت کعبے کی ہو جائے تو اِس سے بھلا کیا ہے | | ۲۳ |
| یہی میری تمنا ہے یہی ہے آرزُو میری | | ۲۵ |
| نظروں میں گنہ دل میں گنہ ذہن بھی گندہ | | ۲۷ |
| مرے ہونٹوں سے جو کھیلے مَیں تیری وہ ثنا مانگوں | | ۲۸ |
| رنج و غم اور مصیبت سے بچانے والا | | ۲۹ |
| اس تیقّن سے مرا دل یہ صدا دیتا ہے | | ۳۱ |
| الٰہی تری نعمتوں کے سہارے | | ۳۲ |
| جو ہے متقی معتبر ہے | | ۳۴ |

✦ ہمیں محتاج کرنے سے ہمارا کیا بھلا ہوگا ۳۶
✦ ہے مرا کام بس دُعا کرنا ۳۷
✦ کر دو معاف مولا غفار ۳۹
✦ تیری نعمتیں جب مَیں دیکھوں الٰہی ۴۱
✦ رموزِ عشقِ محمد ﷺ سے آشنائی دے ۴۳
✦ وفائے عشقِ محمد ﷺ سے جھولیاں بھر دے ۴۵
✦ حمد کہنے کی سعادت بھی ملی ہے تم سے ۴۶
✦ جسم جب آدمؑ اوّل کا سنوارا ہوگا ۴۸
✦ اے رب ہیں رنگ تیرے دیکھے بھالے ۵۰
✦ الٰہی عطا کر مدینے کی راحت ۵۲
✦ زندہ جاوید ہے بس ذات ہمارے ربّ کی ۵۴
✦ لکھنی ہے حمد مجھ کو مالک کریم تیری ۵۶
✦ چراغِ نورِ محمد ﷺ جلانے والا ربّ ۵۸
✦ حمد و ثنا کے پھولوں کی مہکار ہے جہاں ۶۰
✦ تیری عطاؤں سے ہی مَیں حمد و ثنا لکھوں ۶۲
✦ میرے الٰہی آپ ہی پروردگار رہو ۶۳
✦ یا ربّ درِ رسولؐ کی چوکھٹ کا واسطہ ۶۴
✦ مجھ پہ احسان سدا میرے اے مولا کرنا ۶۷
✦ میری زندگی کے مالک میری بندگی کے مالک ۶۹
✦ بتا دے کون سنتا ہر دعا ہے ۷۱
✦ مولا ترے حضور ہے یہ التجا مری ۷۳





✦ اُترو گے جب لحد میں تو ڈھونڈو گے آسرا ۷۵
✦ اے مالک تُو ہی تو مشکل کُشا ہے ۷۶
✦ کب یہ مانگا ہے تُو خدائی دے ۷۸
✦ ربِّ کریم تیری پہچان تیری قدرت ۸۰
✦ اللہ بے مثال تُو ہستی بڑی تری ۸۲
✦ الٰہی مَیں حمد و ثنا لکھ رہا ہوں ۸۴
✦ عبادت روح کی ہوتی غذا ہے ۸۶
✦ نمازیں روک دیتی ہیں دُکھوں کو ۸۷
✦ محبّت کی پناہوں میں چُھپا ہے ۸۸
✦ رضا تیری ہے جو مالک وہی تیری رضا مانگوں ۹۰
✦ ربّ اطہر ہو کرم صدقے میں ہی شاہِ اُمم ۹۱
✦ چمن میں پھولوں کی ہے داستاں تُو ۹۲
✦ الٰہی رنج و غم ہو یا خوشی مَیں یاد کرتا ہوں ۹۵
✦ مولا نے نُور اپنا دِکھایا سکوں ملا ۹۷
✦ گرے دانے زمینوں میں اُگائے تیری رحمت نے ۹۸
✦ کعبے سے بت گرائے تو دل سے گرا دیے ۹۹
✦ اُسے دیکھتا ہوں فضاؤں میں ہر وقت ۱۰۱
✦ ملا سکون ملی آب و تاب مولا سے ۱۰۳
✦ چھپا کر ستر میرا میری زینت تُو بڑھاتا ہے ۱۰۵
✦ ربِّ انور تو جہانوں کو سجانے والا ۱۰۷
✦ مَیں ناداں ہوں مَیں ہوں کمزور مولا ۱۰۹

| | |
|---|---|
| مجھ سے ظالم پہ ہے اللہ عنایت تیری | ۱۱۱ |
| دور آنکھوں سے بصارت نہ کہیں ہو جائے | ۱۱۲ |
| آنکھیں عاجز ہیں تجھے دیکھنا چاہیں کیسے | ۱۱۴ |
| خطائیں جو عیاں کرتا نہیں ہے | ۱۱۶ |
| پھول قسمت کے چمن میں تو کھلا دے مولا | ۱۱۸ |
| تجھ سے منسوب ہے ہر حال میں جینا میرا | ۱۲۰ |
| رحمت سے اُس کو صاحب قرآن مل گیا | ۱۲۲ |
| کج ادائی پہ الٰہی سے بہت ڈرتا ہوں | ۱۲۴ |
| جو عطا ہم کو کیا اس میں تُو برکت دے دے | ۱۲۵ |
| تیرے بندوں سے محبت کی دعا مانگی ہے | ۱۲۷ |
| کرتا ہے الٰہی تُو ہی مخلوق پہ رحمت | ۱۲۹ |
| پُوجا ان چاند ستاروں کی نہیں ہم کرتے | ۱۳۰ |
| پاک ہے ذات الٰہی کی بزرگی والی | ۱۳۱ |
| ربّ سے ہی اجر ہمیں نیکیوں کا ملتا ہے | ۱۳۳ |
| خُلق میرے کو الٰہی تُو روانی دے دے | ۱۳۴ |
| برسوں پر پھیلی حمد نگاری — پروفیسر ڈاکٹر مختار عزمی | ۱۳۶ |




# ''برسوں پر پھیلی حمد نگاری''

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت بلاشبہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس کے بعد ہاتھ پھر کسی اور دُعا کے لیے نہیں اُٹھتے۔ اس محبت کی کہکشاؤں میں زندگی کرنے والے ہر دو جہاں سے مستغنی ہوتے ہیں۔ وہ راتوں کو سیرِ افلاک کرتے ہیں اور دن طوافِ کُوئے جاناں میں بسر کرتے ہیں اور عالمِ وجد میں پکارتے ہیں ''ہم اُس کے ہیں، ہمارا پوچھنا کیا''

پروفیسر عبدالمجید چٹھہ صاحب خوش بخت ہیں کہ انہیں حمد و نعت کا سرمایہ لازوال ملا ہے۔ وہ مبارک ہیں کہ شہرِ حمد و نعت میں رہتے ہیں۔ کعبہ شریف اور مواجہ شریف ان کی دھڑکنوں میں بستے ہیں۔ برسوں پر پھیلی ہوئی اس حمد نگاری اور نعت نگاری میں لہجے کی پاکیزگی، خیال کی لطافت، آنسوؤں کی دمک اور فن کا رچاؤ، سبھی کچھ شامل ہے۔ اس سفرِ عشق میں وہ اپنے حمدیہ کلام ''اعتراف'' اور ''لم یزل'' کے علاوہ نعتیہ مجموعہ ''رُخسارِ مدینہ'' ''کائنات'' اور ''نور میں مستور سخن'' (منظوم سیرت پاک) کی صورت میں قیمتی تحائف قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔

اہلِ عشق کو نوید ہو کہ پروفیسر چٹھہ صاحب اب ''ثنائے مستجاب'' کی تازہ سخن سوغات لے کر آئے ہیں۔ مجھے اس حمدیہ مجموعے کی پذیرائی کی اُمید ہی نہیں بل کہ یقین ہے۔ یہ اُس کریم مولا کا معاملہ ہے جو ہر حال اور ہر سے اپنے ذکر کو پسند فرماتا ہے اور خود فرشتوں کے ساتھ اپنے سوہنے حبیب ﷺ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ ہم سب ان کی اس ثنائے مستجاب پر آمین کہتے ہیں۔

اے مرے حمید سن لے، اے مرے مجید سن لے
مجھے کر گدائے طیبہ، تو اے عاشقی کے مالک

**پروفیسر ڈاکٹر مختار عزمی**
چیئرمین شعبہ اُردو منہاج یونیورسٹی لاہور

۱۰ر اگست ۲۰۱۹ء

پڑھ کر دُرُود میں نے جو مانگی دُعا کبھی
وہ مستجاب خالقِ کونین سے ہوئی

ربِّ کریم پاک کے روئی جو خوف سے
وہ آنکھ کِردگار کی مشکور ہو گئی

صحرا مرے وجود کا تسکین پا گیا
چھائی گھٹا جو رحمتِ پروردگار کی

مادی لحاظ سے مرے نقصان جو ہُوئے
خالق نے پورے کر دیے نہ تشنگی رہی



حمدِ الٰہی پاک سے آغاز کر دیا
جُود و کرم سے مولا کے پھر نعت بھی کہی

میری سماعتوں کو بھی محفوظ کر دیا
جھولی مرے نصیب کی تا بہ ابد بھری

محفوظ کر دیا مجھے لے کر پناہ میں
بے مثل و بے مثال ہوئی میری زندگی

❁

مجھ کو مرے عمل نے جو معذور کر دیا
اپنا کرم خدا نے بھی بھرپور کر دیا

خود کو چھُپا کے بیٹھا تھا مولا کے قہر سے
میرے گناہوں نے مجھے مشہور کر دیا

دیکھو میں غم سے دور تھا پروردگار نے
دِل پر پڑے غبار کو کافور کر دیا

جس نے بچانا ہے مجھے دوزخ کی آگ سے
اُس نے ہی حمد و نعت پہ مامور کر دیا

میں مفلسی کی گود میں پیدا کِیا گیا
اللہ نے زمانے میں تیمور کر دیا

اک زندگی کے بعد ہی یہ دوسری ملی
مکّی حرم کے حُسن نے مسحوُر کر دیا



❁

مالک! شعور و عقل کو تُو لازوال کر
صورت جمیل دی ہے تو سیرت جمال کر

مانگوں میں تیری شان کے قابل ہے جو خدا
سوچوں میں میری ایسا تُو پیدا سوال کر

میرے الٰہی دین بھی دُنیا سنوار دے
محفوظ ہر طرف سے ہوں اتنا کمال کر

اپنی عنایتوں سے تُو دن رات کر عطا
لمحاتِ زندگی کو بھی تُو بے مثال کر

عیبوں پہ میرے ڈال دے پردہ مہیب سا
گھبراہٹوں میں امن دے فارغ ملال کر

پروردگار خلق کے تُو بخش دے شفا
بیماریوں کو آج ہی رُو بہ زوال کر

مصائب دُنیا کے ہو ختم کرتے
خدائے لم یزل میرے بھی کر دے

الٰہی دستگیری میری فرما
مجھے گھبراہٹوں میں امن دے دے

اے زندہ رکھنے والے تھامے رکھنا
سِوا تیرے ہمیں اب کون تھامے

سنوارے ہیں مرے دن رات مولا
مری اولاد کو بھی تُو سنوارے



عطا کر بچوں کو رزقِ حلالی
کیے ہیں مَیں نے وہ تیرے حوالے

ہدایت کر عطا پِیر و جواں کو
سوا تیرے نہیں رستے سنورتے

تُو سُن اس دل کی ساری دُعائیں
تجھے ہر آن یہ ہر پل پکارے

سزا میرے گناہوں کی نہ دینا اے مرے مولا
تجھے معلوم ہے لیکن بچانا اے مرے مولا

تری ہستی کو زیبا ہے مری بخشش بھی کر دینا
مجھے اپنی نہ نظروں سے گرانا اے مرے مولا

الٰہی تُو مرے آبا کی بخشش کا بھی ضامن ہے
ہو ان کا آخری جنّت ٹھکانہ اے مرے مولا

یقیں ہے روزِ محشر میں نبیؐ کے پاس ہی ہوں گا
مرے اعمال نہ انؐ کو دکھانا اے مرے مولا



مرے اعمال نے مجھ کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
نہیں بچنے کا اب کوئی بہانہ اے مرے مولا

تری شانِ کریمی سے پرے کچھ بھی نہیں مالک
مجھے بھی نیک لوگوں میں اُٹھانا اے مرے مولا

نہیں معلوم دنیا کو کہاں کب چھوڑ جاؤں گا
مروں تو ہونٹوں پہ کلمہ سجانا اے مرے مولا

مری آواز میں شامل صدا اپنی خدا کر دے
قصیدہ ہے نبیؐ کا جو سنانا اے مرے مولا

مسائل ختم کر دے آج سارے
الٰہی دل تجھے میرا پکارے

سبھی کو بخش دے اللہ پیارے
لحد میں جو بھی ہیں انساں اُتارے

شفا دیتے ہو بیماروں کو ہر دم
تمہیں تو ہو فقط محسن ہمارے

مقدّر سے ہٹا تِیرہ شبی کو
لگا قسمت مری کو چاند تارے



عطا کر برکتیں قدرت سے اپنی
عطا کر بے کسوں کو بھی سہارے

ہُوا جب فضل تھا دامن دریدہ
کرم تیرے سے ہوتے ہیں گزارے

بزرگ و بُردبار ہستی تیری
مرے عیبوں پہ ڈالو پردے سارے

سب کی اُداسیوں کو جو خوشیوں میں ڈھال دے
کوئی اُسے صنم کہے کوئی خدا کہے

مَیں اُس کو ربِّ پاک ہی کہتا ہوں دوستو
وہ مجھ پہ میری آل پہ اتنا کرم کرے

اس کے سوا تو کوئی بھی حاجت روا نہیں
مَیں مانگوں چاہے مانگوں نہ جھولی مری بھرے

غم ہو یا ہو خوشی مجھے تنہا نہ چھوڑے وہ
ہو ہِجر یا وصال ہو وہ ساتھ ہی رہے



اُس کی مجھے نوازتی ہیں بے نیازیاں
دن وہ گزار دیتا ہے اچھّے ہوں یا بُرے

مجھ کو غمِ معاش سے اُس نے رہا کِیا
غم کی سیاہ رات کو کرتا ہے وہ پرے

اک لمحہ اُس کی ذات سے اوجھل نہیں رہا
پھر کیوں نہ یہ مجیدؔ بھی اس ذات کا رہے

زیارت کعبے کی ہو جائے تو اِس سے بھلا کیا ہے
بھرے جھولی مری خالی تو پھر اِس سے سِوا کیا ہے

سرِ محشر شفاعت آپؐ کی ہو میں بھی طالب ہوں
خدا تُو پوچھ لے مجھ سے بتا تیری رضا کیا ہے

وہیں پر مکّے میں میرا بھی گر چھوٹا سا اک گھر ہو
تمنّا میری یہ دل سے نہیں ہوتی جُدا کیا ہے

یہ مٹی پاک مکّے کی مُجھے جنت سے پیاری ہے
کروں سجدے جو میں اس پر تو پھر پوچھو مِلا کیا ہے



میں مکّہ دیکھ آؤں تو کروں گا ناز بھی خود پر
بصارت میری آنکھوں کی بڑھے تو پھر عطا کیا ہے

خدا کے واسطے لوگوں سے مَیں ناراض ہو جاؤں
بنوں گا میں نہیں مشرک زمانہ ہو خفا کیا ہے

حفاظت میری کرتا ہے مرا مالک بلاؤں سے
پڑھوں میں آیت الکرسی سوا اس کے دُعا کیا ہے

یہی میری تمنا ہے یہی ہے آرزُو میری
الٰہی اب تو بر آئے دُعائے جستجو میری

مری اولاد کو راہِ ہدایت پر چلا مولا
خدائے لم یزل رکھنا سلامت آبرو میری

مری باتوں میں اے مالک ذرا تاثیر بھی رکھ دے
فقیرِ شہرِ طیبہ ہوں بھلی ہو گفتگو میری

کبھی تو ابرِ رحمت برسے میرے گھر پہ بھی مولا
لگی ہے ایسی رحمت پر نظر اب چار سُو میری



لگائے پھول تُو نے بھر دیا سارا چمن میرا
نظر مانگے خدا ہو ہر کیاری مشکبُو میری

الٰہی حمد کہنے کی مجھے حاصل سعادت ہو
یہ جھولی برکتوں سے بھر میرے اللہ تُو میری

یہ سارے صاحبِ ثروت مجھے ادنیٰ سمجھتے ہیں
تُو چاہے تو صدا پھیلے گی اب یہ کُو بہ کُو میری

❀

نظروں میں گنہ دل میں گنہ ذہن بھی گندہ
عاصی ہوں مَیں جیسا بھی مگر بندہ ہوں تیرا

مَیں حرص و ہوس اور رہا زر کا پُجاری
اے خالقِ کونین مگر تیرا ہوں بندہ

تُو چاہے مجھے خاک نشیں کر دے الٰہی
یا عوج پہ لے جائے نصیبوں کا پھریرا

محکوم ہوں مجبور ہوں پابندِ سلاسل
آتا ہے حفاظت کے لیے ان کی تُو مولا

ہو جائے نہ یہ نسل کہیں دست و گریباں
اس کام سے پہلے تو مجھے سانس نہ دینا



❀

مرے ہونٹوں سے جو کھلے مَیں تیری وہ ثنا مانگوں
سفر میں تجھ سے ہی مولا حفاظت کی رِدا مانگوں

تُو قادر ہے فقیری کا سلیقہ کر عطا مجھ کو
عطا کر عاجزی مجھ کو مَیں تجھ سے بارہا مانگوں

تو رازِ دل سے واقف ہے تو حالِ دل سے واقف ہے
محبّت اس میں بھر اپنی تری اُلفت سدا مانگوں

مرے بچوں کو تُو مولا بھٹکنے سے بچا لینا
انہیں توقیر ابدی دے الٰہی میں دُعا مانگوں

تیرے محبوبؐ کی نعتیں تری حمد و ثنا لکھوں
تجھے محبوب لگتی ہے میں تجھ سے یہ ادا مانگوں

مجیدؔ اب ہاتھ پھیلے ہیں جُھکی نظریں بھکاری ہیں
قلم کے زور کی خاطر یہ توصیفِ وفا مانگوں

رنج و غم اور مصیبت سے بچانے والا
ماسِوا تیرے بھلا کون الٰہی ہوگا

میری آنکھوں میں لگا شرم و حیا کا سُرمہ
ماند پڑ جائے نہ یہ نور کبھی آنکھوں کا

میں تو بس تیری حفاظت میں رہا ہوں یارب
حادثہ پیش نہ آ جائے بچائے رکھنا

ہر طرف کُفر کی یلغار نظر آتی ہے
میرے ایمان کی مرے مولا حفاظت کرنا



مجھ کو آفات سے بلیّات سے ڈر لگتا ہے
دل سے مانگوں میں دعا مجھ کو بچانا مولا

تیرے ہاتھوں میں ہے تقدیر مری اے مالک
مالکِ کون و مکاں ارض و سما کر اعلیٰ

دین و دنیا کی مجھے راہ دکھانے والے
کوئی کیا تیرے سِوا میرا سہارا ہوگا

اس تیقّن سے مرا دل یہ صدا دیتا ہے
مشعلیں غم کی الٰہی تُو بجھا دیتا ہے

ڈال دیتا ہے دل وجاں میں تو اُلفت اپنی
تُو ہی تو ہونٹوں کو پھر حرفِ دُعا دیتا ہے

ٹال دیتا ہے اگر کوئی بھی مشکل آئے
ڈوبتی ناؤ کو ساحل پہ لگا دیتا ہے

مبتلا کرتا ہے بیماری میں تُو بندوں کو
اس کے بدلے میں گناہوں کو مٹا دیتا ہے

صدقہ دیتے ہیں مسلماں تو الٰہی اُن سے
رنج وغم اور مصیبت کو ہٹا دیتا ہے

عزم و ہمت تُو مجید ایسی عطا کرتا ہے
تُو ممولے کو بھی شاہیں سے لڑا دیتا ہے



الٰہی تری نعمتوں کے سہارے
چلے آ رہے ہیں سبھی غم کے مارے

تُو مخلوق ساری کا حاجت روا ہے
پُکارے تجھے یا نہ بے شک پُکارے

ہوائیں فضائیں ہیں تیرے حوالے
چمن تیری ہستی کے واضح اشارے

تری حمد لکھنا ہے پہچان میری
اسی سے ہوئے ہیں یہ وارے نیارے

میں نازاں ہوں اپنے مقدّر پہ مولا
لگی آرزوؤں کی کشتی کنارے

اے ربِّ زمانہ یہ تیری بدولت
مقدّر مرے کے بھی چمکے ستارے

مجیدؔ اُس کی رحمت زمان و مکاں پر
زمیں سے فلک تک ہیں اُس کے نظارے



جو ہے متقی معتبر ہے
وہ مولا کے نزدیک تر ہے

اُسے بخش ہی دے گا مولا
خطاکار کی چشمِ تر ہے

میں پا لوں گا منزل کو اپنی
ترا نام زادِ سفر ہے

تمنّا ہے مسکن ہو مکّہ
ترا شہر عالی نگر ہے

بھٹکتا رہا عمر بھر وہ
جو تجھ سے رہا بے خبر ہے

ترا نام ہے اسمِ اعظم
یہی اسم ہی دل کا گھر ہے

کہوں حمد مولا کی ہر دم
یہ جیون بہت مختصر ہے

نصیب ایسا میرا بھی کر دے
چمکتا یہ جیسے قمر ہے



❀

ہمیں محتاج کرنے سے ہمارا کیا بھلا ہوگا
کہیں گے دُنیا والے یہ تمہارا بھی خدا ہوگا

خزانے ہیں بھرے تیرے ذرا در کھول دے اپنے
نہیں مانگیں گے غیروں سے نہ اپنا حوصلہ ہوگا

ہوئے گمراہ جو حاجت روا انساں کو کہتے ہیں
مرے مولا سوا تیرے کہاں حاجت روا ہوگا

مری ہر آس کو تُو اب مکمل کر مرے مولا
تیرے آگے خدا میرا تہی دامن ہی وا ہوگا

عطا کر دے جو خواہش ہے مری پھر میرے بچوں کی
وسیلے میں کہاں ڈھونڈوں کہاں یہ دل رُبا ہوگا

ہے مرا کام بس دُعا کرنا
اور تیرا کام ہے عطا کرنا

میرے ہر رنگ میں سمایا ہے تُو
کیسے چاہوں تجھے خفا کرنا

خانہ کعبہ کے روبرُو لا کے
پھر نہ مجھ کو کبھی جُدا کرنا

جن سے مجھ کو بچانا تُو چاہے
بھول جاتے ہیں وہ جفا کرنا



تیرا کوئی شریک ٹھہراؤں
کیسے ممکن ہے یہ خطا کرنا

میرے گلشن میں مولا چلتی ہوئی
بادِ صرصر کو تو صبا کرنا

تُو ہے اپنے مجیدؔ کا داتا
اس پر رحم و کرم خدا کرنا

کردو معاف مولا غفار
اے دل کے چین
میرے ستّار
سنگریزوں میں ہے
کانٹوں میں بھی ہے
تیرا وجود سمت چہار
تو رازِ عشق دیتا ہے صدق



اور
راحت عظیم راحت کبار
دل کے علیم
تو ہے عظیم، آنکھوں میں مری تیرا خمار
بادل اُداسی کا چھایا ہو تو
تجھ سے چھٹے ہے اک غبار
میرے مجید اے میرے حمید
سب جانتا ہے تُو
روتا ہوں کیوں، اور کیوں ہے دل بے قرار

تیری نعمتیں جب مَیں دیکھوں الٰہی
تو حیران ہو کر مَیں سوچوں الٰہی

رہِ مصطفیٰؐ ہی تو ہے راہِ الٰہی
کہیں اور جائیں تو ہے پھر تباہی
کبھی خانہ کعبہ کبھی سُوئے طیبہ
مسافت جہاں اپنی روکوں الٰہی



مرے ربِّ اطہر کا ثانی نہیں ہے
یہی اک محبت تو فانی نہیں ہے
تری حمد کہتا ہوں جیتا ہوں مَیں بھی
زمیں کو بھی جنت مَیں سمجھوں الٰہی

یہ سانسوں کی مالا ہوا سے جڑی ہے
الٰہی یہ تیری تو نعمت بڑی ہے
مجھے ہر قدم پر ہے تیرا سہارا
تبھی اپنی منزل کو پا لوں الٰہی

مجھے منزلوں کے نشاں تُو بتائے
تری رحمتوں کے چلوں سائے سائے
ترا نام لے کر ہوں سوتا مجید اب
ترا نام لے کر میں جاگوں الٰہی

رموزِ عشقِ محمد ﷺ سے آشنائی دے
مرے الٰہی مجھے رہ تری دکھائی دے

دعا سے اپنی محبت کو تُو بڑھاتا ہے
مجھے بھی اپنی محبّت سے دل رُبائی دے

میں دیکھتا ہوں تجھے روز ہر جگہ آتے
درِ حبیبؐ تلک مجھ کو بھی رسائی دے

صدا بلالؓ کی تجھ کو بہت ہی بھاتی تھی
کبھی تو انؓ کی صدا مجھ کو بھی سنائی دے



میں ریگزارِ مدینہ کو زندگی کر لوں
چراغِ وادیٔ طیبہ کی لو دکھائی دے

میں دل فِگار ہوں اپنے جہاں کی حالت سے
مرے وجود کی مٹی کو پارسائی دے

میں عاشقانِ شہؐ دیں کے درمیاں رہ لوں
مجید خاکِ مدینہ کی پارسائی دے

وفائے عشق محمد ﷺ سے جھولیاں بھر دے
مری حیات کے رستے پہ روشنی کر دے

نگاہِ لذّتِ دُنیا سے بھی جُدا کرنا
غذا کے واسطے روحوں کو توشئہ تر دے

امان دیتا ہے صحرا نشینوں کو مالک
تُو ڈوبتی ہوئی کشتی کا دامن بھر دے

شمار کر دے مرا خوش نصیب لوگوں میں
رسائی شہرِ مدینہ میں اب برابر دے

خروج کر دے مرے سینے سے کدورت کا
نقوشِ پائے محمد ﷺ کا مجھ کو منظر دے

مجید کوئی تو منزل ہو میری قسمت کی
تو سنگِ راہ مدینہ کو راہبر کر دے



حمد کہنے کی سعادت بھی ملی ہے تم سے
مرے مولا یہ عبادت بھی ملی ہے تم سے

حمد کہہ لوں تو سکوں دل کو بڑا آتا ہے
قلب اور جاں کو یہ راحت بھی ملی ہے تم سے

تجھ سے آباد گلستان مری سوچوں کا
میرے وجداں کو حفاظت بھی ملی ہے تم سے

نجم و اشجار مسلسل ہیں عبادت کرتے
ان کو یہ پیاری سی عادت بھی ملی ہے تم سے

رات کو چاروں طرف ہُو کا جو عالم دیکھوں
دن کو یہ شوخیٔ رنگت بھی ملی ہے تم سے

میں کہاں اور کہاں تیری عطا کے نغمے
زخموں کو ساری لطافت بھی ملی ہے تم سے

دنیا میں اور کئی لوگ ثنا لکھتے ہیں
اُن کو تو ایسی ادارت بھی ملی ہے تم سے

رقص کرتی ہے فضاؤں میں یہ ننھی تتلی
اس کو تو ایسی ہدایت بھی ملی ہے تم سے

پھول کھلتے ہیں مجید اب تو سبھی شاخوں پر
پھولوں کو ساری صباحت بھی ملی ہے تم سے



جسم جب آدمؑ اوّل کا سنوارا ہوگا
اُس میں پھر نور الٰہی نے اُتارا ہوگا

آپؐ کے نامِ مبارک کی زیارت کرتے
اُس نے پھر اسمِ محمدﷺ کو پکارا ہوگا

بن گیا ہوگا جو قلبوت بنی آدمؑ کا
روح کو جسم مبارک میں اُتارا ہوگا

روح جب جسم مبارک میں گئی تھی اُنؑ کی
قابلِ دید وہ جنّت میں نظارہ ہوگا

اس کی تقویم بنائی تھی بڑی ہی احسن
جن مراحل سے الٰہی نے گزارا ہوگا

اپنی تخلیق پہ نازاں تھا مصوّر ایسا
جانتا تھا وہ یہ ہوگا تو گزارا ہوگا

اس کی اولاد سے پیدا تھا اسے کرنا وہ
آمنہؓ بی بی کا جو راج دُلارا ہوگا

وہ ہی کروائے گا بخشش بھی سبھی لوگوں کی
اس کو معلوم تھا محشر میں سہارا ہوگا



اے رب ہیں رنگ تیرے دیکھے بھالے
سبھی رنگوں میں ہیں جلوے نرالے

تیری تاریکیاں تیرے اُجالے
یہ موسم ہیں سبھی تیرے حوالے

کبھی بارش کبھی طوفاں برپا
پرندوں کو تیری رحمت سنبھالے

کبھی جو سانپ آئے گھونسلے میں
عقابوں سے اُسے فوری اُٹھا لے

تیری مخلوق میں ہیں جو یتامیٰ
الٰہی تُو سنبھالے تُو ہی پالے

جو موجیں تُند خو آئیں کبھی بھی
ہے وہی تو جو سمندر میں بچا لے

زمین و آسماں میں جس جگہ ہیں
تُو سارے غم مرے مالک اُٹھا لے



❀

الٰہی عطا کر مدینے کی راحت
نہیں کوئی اس سے سوا دل کی چاہت

مجھے بھی تو قرآں کا قاری بنا دے
یہی ایک سِینے میں ہوگی امانت

سِوا تیرے بخشے گا کوئی نہ ہم کو
یہی ہے حقیقت یہی ہے صداقت

سبھی دین کو اپنی منزل بنا لیں
مری آل کو بھی عطا کر لیاقت

بھٹکتے کہیں رہ نہ جائیں یہاں وہ
نصیبوں میں ان کی تو لِکھ دے ہدایت

تُو موجود و غائب کو بھی جانتا ہے
مٹا ان کے سینوں سے زنگِ عداوت

انہیں ان کے نفسوں کے شر سے بچا لے
اے اللہ کر تو سبھی کی حفاظت

دلوں میں تُو قرآن کا نور بھر دے
تو مقبول ہو جائے سب کی عبادت

تُو شیطاں کے شر سے بچا لے ہمیں بھی
ملے ہم کو دینِ نبیؐ کی ریاضت

شب و روز مولا مجیدؔ اب پکارے
تو لکھ اس کی قسمت میں مدنی مسافت



زندہ جاوید ہے بس ذات ہمارے ربّ کی
حاجتیں کرتا ہے پوری تو الٰہی سب کی

اونگھ آتی ہے نہ آتی ہے کبھی نیند اُسے
جب سے موجود ہے عادت ہے اُسی کی تب کی

ماسوا اُس کے تو معبود نہیں ہے کوئی
تب سے فرمایا ہے دنیا یہ بنی ہے جب کی

حاضر و غیب سبھی اس کی نگاہوں میں ہے
دیکھ لیتا ہے وہ ہر حال میں جُنبش لب کی

کوئی ہمسر نہ زمانے میں کہیں ہے اس کا
بادشاہی تیری مانی ہے یہ دنیا کب کی

ربِّ کعبہ ہی تو ہر چیز پہ قادر ٹھہرا
بادشاہی ہے جہاں بھر میں اُسی ہی ربّ کی

اُس کی تعریف کروں کیا کہ وہ بے مثل ہے ربّ
پلکیں دن کی وہ سنوارے کبھی گہری شب کی

حق نما اُس سے کہِیں کوئی نہیں ہے اے مجیدؔ
اس نے جو بات لکھی بات لکھی ہے ڈھب کی



❀

لکھنی ہے حمد مجھ کو مالک کریم تیری
نظرِ کرم ہو مجھ پر مالک عدیم تیری

تری رحمتوں کے سائے قائم مجھے ہے رہنا
حالات کیا ہیں میرے ہستی علیم تیری

طالب تری مدد کا ہر وقت مَیں ہوں رہتا
الفاظ دے رہی ہے ذاتِ رحیم تیری

شیطاں کے شر سے تُو نے ہر وقت ہے بچایا
رکھتی ہے پاک مجھ کو نسبت حریم تیری

تیری پناہ چاہوں سُستی سے بے کسی سے
سرداری مل گئی ہے مجھ کو زعیم تیری

پیرانہ زندگی کے ہر عیب سے بچانا
آئے لحد میں مولا مجھ کو شمیم تیری

زندہ رہے یہ تیرے بس نام سے مجیدؔ اب
اب ساتھ ہے مرے بھی ہستی عظیم تیری



چراغِ نورِ محمد ﷺ جلانے والا ربّ
تو ہے حیات کو رنگیں بنانے والا ربّ

الٰہی تو ہے فقط تُو ہی کوئی اور نہیں
حیاتِ عشقِ محمد ﷺ سجانے والا ربّ

ہر ایک روح کو معلوم ہے کہ تُو ہی تُو ہے
ہر ایک پتلے کو حرکت میں لانے والا ربّ

وجود تُو نے ہی بخشا ہے چاند تاروں کو
تُو ہے جہانوں کو روشن بنانے والا ربّ

یہ ضوفشانی ہے سینوں میں تیرے قرآں سے
تُو روز و شب کی ہے قسمت جگانے والا ربّ

گرا ہی دے گا زمانے کے سارے بت اب بھی
درونِ کعبہ سے ہر بُت گرانے والا ربّ

مجیدؔ طالبِ بخشش ہے بخش دے گا اسے
حدودِ طیبہ و مکہ بسانے والا ربّ



❁

حمد و ثنا کے پھولوں کی مہکار ہے جہاں
مخلوق کی دُعاؤں کا انبار ہے جہاں

اللہ سے ہی پوچھ لو رستہ ہے کون سا
نورِ خدا ہے مطلعِ انوار ہے جہاں

ڈھونڈو اُسی مقام کو جس سے سکوں ملے
سارے جہاں کا دیکھ لو غم خوار ہے جہاں

اس کی عبادتیں سبھی بیکار جائیں گی
مُشرک نے جو بنا لیا بیکار ہے جہاں

دنیا کو بت کدے سے ہی تعبیر نہ کرو
منزل وہ ڈھونڈو عشق کا بازار ہے جہاں

دنیا میں آنے والے تُو اتنا ہی سوچ لے
توحید کا رسولؐ کا گلزار ہے جہاں

مسجد مجیدؔ دیکھ لو مندر بھی دیکھ لو
جاؤ وہاں پر خلق کا معمار ہے جہاں



❀

تیری عطاؤں سے ہی مَیں حمد و ثنا لکھوں
خالق لکھوں یا داتا کبھی مَیں خدا لکھوں

حاکم بھی ہے رحیم بھی تو ہی کریم ہے
میرے الٰہی مَیں تجھے مُشکل کُشا لکھوں

میرے رموزِ عشق کی دل کی خبر تجھے
لکھوں مَیں دل کے راز کیا حرفِ دُعا لکھوں

مخلوق کائنات میں تم سے نہاں کہاں
دیتا ہے ان کو رِزق تو رازق سدا لکھوں

وردِ زبان ہو گیا اسمِ عظیم بھی
مالک ہر اک جہان کی تم کو صدا لکھوں

پروردگار تُو ہی ہے عبدالمجید کا
میرے غفور دیکھ لے حرفِ دُعا لکھوں

میرے الٰہی آپ ہی پروردگار ہو
ملتے ہر ایک شے میں ہو کیا شاہکار ہو

تم بھانپ لیتے ہو مرے ہر ایک راز کو
یاربّ کبھی جو آنکھ مری اشک بار ہو

جب بھی حروف حمد کے مَیں نے بھی مانگے ہیں
ایسا کبھی ہوا ہی نہیں انتظار ہو

دیتے ہو مجھ کو جلدی سے اشعار نعت کے
لگتا ہے جیسے آپ بھی کچھ بے قرار ہو

قرآن پڑھ کے دیکھا ہے میں نے بھی سارا ہی
اس کے ہر اک حرف سے تو آشکار ہو

ایسے حسیں مزاج سے پھولوں سے بھی بچا
جس نے کیا مجیدؔ کا دل تار تار ہو



یاربّ درِ رسولؐ کی چوکھٹ کا واسطہ
بچوں کو میرے آج تُو وہ راستہ دِکھا

جس پر چلیں تو دین بھی دُنیا بھی ٹھیک ہو
جس راستے پہ چلنے سے ہم سب کا ہو بھلا

آلائشوں سے پاک ہوں اذہان بچوں کے
ممکن ہے تیرے واسطے تُو کر مرے خدا

اپنائیں دینِ پاک کو دینِ رسولؐ کو
کرلیں سبھی وہ کام ہو جس میں تری رضا

سارے گناہوں اور عیبوں سے پاک کر
دل کو مرے بنا دے تو اللہ پارسا

دل یہ روش پہ غیر کی ہرگز نہ چل سکیں
تیرے نبیؐ کی راہ پہ چلتے رہیں سدا

رزقِ حلال کھانے کی عادت رہے بسی
رشوت کا مال کھانے سے سب کو ہی لے بچا

دل اور ان کے ذہن کو عیبوں سے پاک کر
ہونٹوں پہ تیرے عشق کی قائم رہے صدا

ہر اک برے یہ کام سے عِلّت سے دُور ہوں
میرے سمیت لوگوں کا ان سے بھلا کرا

یاربّ تُو اپنے دین کا ان سے بھی کام لے
ان کو ولائے آقاؐ کی میٹھی صدا بنا



در در کی ٹھوکروں سے بچا کر اے میرے ربّ
ان کو درِ رسولؐ کی کر حاضری عطا

سرکش نہ ہوں کبھی میری آنکھوں کے تارے یہ
فرزندِ ابراہیمؑ سے آداب تو سکھا

یاربّ درِ رسولؐ کی چوکھٹ کے ہی طفیل
سوچوں کو پاک بازی دے ذہنوں کو دے وفا

ان سے ترے مجیدؔ کے ہر پل میں چین ہو
ان سے ترے رسولؐ کی اُمت کا ہو بھلا

مجھ پہ احسان سدا میرے اے مولا کرنا
میری منظور دعا میرے اے مولا کرنا

میرے بچوں کو مصیبت سے بچائے رکھنا
رزق آسان عطا میرے اے مولا کرنا

اپنی قدرت سے بلاؤں کو ہٹانا ہر دم
ظلمتِ شب کو ضیا میرے اے مولا کرنا

دشتِ تنہائی سے عسرت سے بچانا ان کو
سارے دکھ درد ہوا میرے اے مولا کرنا



جو ہو بہتر تو وہی مجھ کو عطا کر دینا
میرا ہے کام دعا میرے اے مولا کرنا

میں بھی مکّے میں مدینے میں گزاروں راتیں
مجھ کو اسباب عطا میرے اے مولا کرنا

آنکھ کھُلتے ہی مجیدؔ اب تو یہ کرتا ہے دُعا
تو عطا جود و سخا میرے اے مولا کرنا

میری زندگی کے مالک میری بندگی کے مالک
چاہوں میں مدد تیری مری ہر خوشی کے مالک

تیری ہستی ہی ہے قائم تیری ہستی ہی ہے دائم
مجھے روز تُو جگائے میری تازگی کے مالک

میرے کام ٹھیک کر دے مجھے بھی پناہ دے دے
میں کبھی رہوں نہ پیاسا مری تشنگی کے مالک

مجھے نفس کے حوالے اے مرے خدا نہ کرنا
مرا دل حسین کر دے تو اے دل کشی کے مالک



مری پردے والی چیزوں پہ تُو پردہ ڈالے رکھنا
رُخِ باطنی کے مالک رُخِ ظاہری کے مالک

مری زندگی ہے جتنی تو اماں میں اپنی رکھنا
مری ہر خوشی کے مالک مری ہر غمی کے مالک

ترے نام میری صبحیں ترے نام میری شامیں
اسے نور میں بدل دے میری تیرگی کے مالک

مرے تن میں عافیت دے مرے من میں عافیت دے
مری دید کو ضیا دے میری زندگی کے مالک

مجھے شرک اور حسد سے تُو بچا بچا کے رکھنا
مرے علم کے اے مالک مری آگہی کے مالک

اے مرے حمید سُن لے اے مرے مجید سُن لے
مجھے کر گدائے طیبہ تُو اے عاشقی کے مالک

بتا دے کون سنتا ہر دعا ہے
مرے اللہ تو ہی آسرا ہے

تُو مالک ہے تُو ہی حاجت روا ہے
الٰہی تُو مرا مشکل کشا ہے

مرے اعمال بد ہیں مَیں برا ہوں
بکھرنے سے مجھے لیتا بچا ہے

تھے جابر اور ظالم تُو نے بخشے
کہاں بخشش کی تیری انتہا ہے



تو رازِ ذہن و دل سب جانتا ہے
نہیں پنہاں مری تجھ سے دُعا ہے

نہیں مایوس کرتا تو کسی کو
عطاؤں پر تری مالک عطا ہے

مجیدؔ اب ہاتھ باندھے یوں کھڑا ہے
دُعاؤں پر دُعاؤں پر دُعا ہے

مولا ترے حضور ہے یہ التجا مری
سُن لے نبیؐ کے واسطے اب ہر دعا مری

تُو نے معاف کرنی ہے تُو ہی معاف کر
جو بھی ہوئی ہے مجھ سے اے مالک خطا مری

صدقے مرے حضورؐ کے اس پر کرم کرو
تیرے عرش کے پاس جو پہنچی نوا مری

مولا کریم تیرے ہی یہ پاس آئے گی
دل میں نہاں جو بیٹھی ہے ہر اک صدا مری



میرے دکھوں کے روبرُو آ جا مرے خدا
کر دے معاف زندگی آساں بنا مری

بن جاؤں نہ تماشا مَیں دنیا کے سامنے
ظُلمت میں ڈوب جائے نہ قوسِ قزح مری

رکھنا نگاہِ رحم میں عبدالمجیدؔ کو
قسمت سے کھیل جائے نہ کوئی خطا مری

اُترو گے جب لحد میں تو ڈھونڈو گے آسرا
دُنیا کہاں وہاں تو ہے کچھ اور ماجرا

آ کر فرشتے قبر میں پوچھیں گے یہ ضرور
تیرا نبیؐ ہے کون بتا کون ربّ ترا

کیسے گزاری زیست تھا تجھ پر شباب جب
پوچھے گا ہر خدا کہ تُو غفلت میں کیوں رہا

لوحِ عمل سنوار لے تو جانتا نہیں
کوئی نہ ہوگا قبر میں ہوگا تُو ہی گرا

وہ ہی غفور ہے تجھے چاہے تو بخش دے
تیرا ترے عمل سے بھی ہوتا ہے ٹاکرا

کہتا تھا میں مجیدؔ کو اللہ کی سنو
وہ ہی تو کام آئے گا آئے نہ دوسرا



اے مالک تُو ہی تو مشکل کُشا ہے
بڑا ہے پھر بھی شہ رگ میں بسا ہے

کبیر و باوفا ہے ذات اُس کی
محبت کی زباں میں وہ چُھپا ہے

مَیں کیسے حمد لکھ سکتا ہوں اُس کی
مَیں کیا ہوں میری پھر اوقات کیا ہے

تُو ہے موجود مولا ہر صدا میں
تُو اس مخلوق کے دل کی صدا ہے

پشیماں ہوں جو دیکھوں فردِ عصیاں
تو راضی ہے مَیں سمجھوں تُو خفا ہے

صدا دیتی ہیں دل کی آرزوئیں
مرے اللہ تُو میرا خدا ہے

فلسطیں میں ہے ظلمت چھائی ہر سُو
بتاؤں کیا تو سب کچھ جانتا ہے

مشارق تیرے ہیں تیرے مغارب
جہاں دیکھوں مجھے تُو ہی ملا ہے

مجیدؔ اب ساری دنیا کو بتائے
ثنا تیری ہی اعلیٰ تر ثنا ہے



❀

کب یہ مانگا ہے تُو خدائی دے
اے خدا دل کو پارسائی دے

حشر کرتا ہے رونے میں یہ دل
کبھی ہنس دے کبھی دُہائی دے

کون غم میرے بانٹ سکتا ہے
کوئی تجھ بن کہاں دکھائی دے

کان تو کچھ نہیں ہیں سن سکتے
بس مرے دل کو تو سنائی دے

آ ہی جاؤ مرے قرارِ دل
اے خدا تُو تو نہ جدائی دے

میرے مالک مری حیاتی کو
رنگ اُلفت کے سب حنائی دے

بِھیک پھر دِید کی عطا کرنا
جب مجھے در پہ تو رسائی دے

ظُلمتِ شب کو دُور کرنے کی
کوئی آہٹ مجھے سنائی دے

فاصلے خوش نصیبی میں حائل
فاصلوں سے خدا جدائی دے

حُبِ احمدؐ مجیدؔ کو دے دے
کب ہے مانگا کہ تُو خدائی دے



ربِّ کریم تیری پہچان تیری قدرت
شہکار تیری دُنیا انسان تیری قدرت

محفل ہے تیری ہر سُو سبحان تیری قدرت
ہر شخص کہہ رہا ہے ہے جان تیری قدرت

ہر اک فراز تیرے ہے عکس کی کہانی
سبزہ و گُل بنے ہیں پہچان تیری قدرت

تیری نشانیاں ہیں اس کائنات میں سب
تخلیقِ ہر جہان تیری شان تیری قدرت

مالک دُعائیں مانگیں ہو اذنِ بازیابی
ہو جائیں اپنے پورے ارمان تیری قدرت

افلاک کے ستارے سجدوں میں سب پڑے ہیں
کرتے ہیں نخل سجدے احسان تیری قدرت

مالک کرم تُو کرنا عبدالمجیدؔ پر بھی
ہر مان تیری قدرت رحمان تیری قدرت



❀

اللہ بے مثال تُو ہستی بڑی تری
تیرے وجودِ پاک سے ملتی ہے زندگی

سورج ترا کمال ہے دیتا ہے روشنی
تیرے ہی ذکرِ پاک سے چھٹتی ہے تیرگی

ہے آگ اس میں یا تیرا اس میں جلال ہے
مجھ کو سکھا رہا ہے یہ بس تیری بندگی

تو ربِّ ذوالجلال ہے یہ تیرا حُسن ہے
ظاہر ہے میری آج بھی آنکھوں میں بے بسی

پرتو ترے وجود کا فصلِ بہار ہے
دیکھی تغیرات میں موسم کی دل کشی

پھولوں کے پیرہن سے ہے قدرت تری عیاں
تو پانیوں کے رُوپ میں دیتا ہے زندگی

ہر شے کا حُسن ہے مجھے حیرت میں ڈالتا
پنہاں ہے اِن کے نُور میں اک تیری آ گہی



الٰہی مَیں حمد و ثنا لکھ رہا ہوں
حقیقت میں سب سے جدا لکھ رہا ہوں
عطائیں تری با خدا لکھ رہا ہوں
محبت کو تیری صبا لکھ رہا ہوں

مرادیں غریبوں کی بر لانے والے
مصیبت میں انساں کے کام آنے والے
دکھوں کے جو بادل بھی ہوں چھانے والے
پڑی سر پہ تیری رِدا لکھ رہا ہوں

جہاں ظلم کی آندھیاں چل رہی ہوں
دُعائیں بھی آہوں میں سب ڈھل رہی ہوں
رُکی سانسیں بھی ہاتھ جب مل رہی ہوں
ملے تجھ سے ٹھنڈی ہوا لکھ رہا ہوں

مجھے تیری رحمت نے ایسا سنبھالا
ہُوا میرے تاریک دن میں اُجالا
لکھی حمد چمکا مقدّر کا ہالہ
رُکی جسم سے ہر بلا لکھ رہا ہوں



عبادت روح کی ہوتی غذا ہے
جو بتلاتی ہے رب سب سے بڑا ہے

محبّت اس سے ملتی ہے یقینا
پریشاں ہوں تو دیتی حوصلہ ہے

صلہ رحمی عبادت میں ہے شامل
کریں تو راضی ہوتا پھر خدا ہے

رکھّو اُمید کر کے صاف دل کو
معافی دے گا چاہے جو خطا ہے

محبت کی زباں اس کی زباں ہے
وہ قرآں میں یہی تو بولتا ہے

اگر راضی ہو تم سے رب کی خلقت
تو بخشش کی اسی میں انتہا ہے

❀

نمازیں روک دیتی ہیں دُکھوں کو
گرا دیتی ہیں غم کے پربتوں کو

ثنا کے ساتھ ہیں حرفِ دُعا بھی
سہارا دیتی ہے جو بے کسوں کو

سدا رکھتی ہے یہ ایمان تازہ
یہ دے پاکیزگی دل کو لبوں کو

جو قائم کرتے ہیں اس کو وہی تو
ریاضِ خُلد کرتے ہیں گھروں کو

نشانِ سجدہ ہو چہروں پہ جن کے
وہ چہرے مات دیتے ہیں گُلوں کو

مجیدؔ اس کی جو پابندی ہیں کرتے
نہیں خاطر میں لاتے رتجگوں کو



❀

محبّت کی پناہوں میں چُھپا ہے
اگرچہ ساری دنیا سے بڑا ہے

سدا اُس کی رہے گی بادشاہی
وہ مالک سارے ملکوں کا سدا ہے

سبھی تعریفیں اس کے ہی لیے ہیں
وہی تو خالقِ حمد و ثنا ہے

جو دل ٹوٹے خدا کو یاد کر لو
خدا ہی ٹوٹے دل کو جوڑتا ہے

اُسی کا نام رہتا ہے زباں پر
دُعاؤں میں یہی حرفِ دُعا ہے

یہ تنہائی اُسے ہے زیب دیتی
وہ تنہا ہے رہے گا وہ رہا ہے

مجیدؔ اس کی نظر سب پر ہے یکساں
لکھے ہر حرف سے وہ جھانکتا ہے



رضا تیری ہے جو مالک وہی تیری رضا مانگوں
تجھے مانگا ہے بس میں نے نہیں اس سے سوا مانگوں

جھکاؤں گا نہ پیشانی کسی بھی غیر کے آگے
عطا تیری مقدر ہو مَیں تیری ہی عطا مانگوں

میں شاہوں کی گدائی کا تصوّر کر نہیں سکتا
زمیں والوں سے گر مانگوں مرے مولا وفا مانگوں

بچا لینا مرے اللہ ظالم ان ہواؤں سے
سنبھالے جو مرے گھر کو وہی چلتی صبا مانگوں

مجیدؔ اب اور تجھ سے کچھ نہ مانگے گا مرے مولا
جہنم سے بچا لینا دُعا یہ ہی سدا مانگوں

ربِّ اطہر ہو کرم صدقے میں ہی شاہِؐ اُمم
دل کو مل جائے سکوں ختم ہوں رنج اور الم

ہم خطاکار سہی اور گنہگار سہی
میرے اللہ بچا تیری ہی مخلوق ہیں ہم

آئی رنجیدہ گھڑی سخت مُشکل ہے پڑی
میرے اللہ فقط تیرا ہی چاہوں میں کرم

ایسی راحت ہو عطا مولا جو پھر ختم نہ ہو
ختم ہو جائیں ہمیشہ کے لیے سارے ستم

ہم پہ رحمت ہو خدا سارے زمانے سے جدا
مالک روزِ جزا حشر میں پھر رکھنا بھرم



چمن میں پھولوں کی ہے داستاں تُو
الٰہی زندگی تُو جانِ جاں تُو

تجھے مخلوق میں ہے جس نے مانا
نہیں وہ پوچھتا کہ ہے کہاں تُو

تو مکّے کی فضاؤں وادیوں میں
مدینے کی بہاروں سے عیاں تُو

تو بیواؤں کی ماؤں کی صدا میں
اُمیدوں میں غریبوں کی نہاں تُو

تیرے آنچل نے ڈھانپا بیٹیوں کو
مری بہنوں کی خاطر آشیاں تُو

شبِ تاریک کی گہرائی میں تُو
دنوں کے سب اُجالوں میں نہاں تُو

ادائیں ہیں تری یہ بہتے جھرنے
تُو صحرائے محبت آسماں تُو

ہر اک تخلیق کا خالق بھی تُو ہے
ہر اک انسان کی ہے داستاں تُو

تُو سب کی عقل سے بھی ماورا ہے
مرے رب ہے حقیقت کا جہاں تُو

تری آیات سے معمور دنیا
ہے الہامی کتابوں کا بیاں تُو



تری وحدت کا آئینہ محمدﷺ
رسولوںؑ کی محبت کا نشاں تُو

بروزِ حشر میری لاج رکھنا
سبھی مانیں یہاں تُو ہے وہاں تُو

الٰہی رنج و غم ہو یا خوشی مَیں یاد کرتا ہوں
کہیں مُسکائے گر کوئی کلی مَیں یاد کرتا ہوں

مرے آنگن میں ڈیرے ہوں بہاروں یا خزاؤں کے
اگر آنکھوں میں ہو کچھ بھی نمی مَیں یاد کرتا ہوں

مرے دامن میں ہو کچھ مال و زر یا مُفلسی چھائے
مرے مالک اگر ہو بے کسی مَیں یاد کرتا ہوں

میں صحرا میں ہوں بے یار و مدد تو تھام لیتا ہے
نگاہوں میں بسی ہو بے بسی مَیں یاد کرتا ہوں



علالت عود آئے تو شفا بھی تُو ہی دیتا ہے
مقدّر کی بڑھے جب روشنی مَیں یاد کرتا ہوں

مجھے بہکانے آئے جو کبھی شیطان اے مولا
تو بی بی حاجرہؓ کی پھر رمی مَیں یاد کرتا ہوں

مجیدؔ اب خوش ہی رہتا ہے سمایا تُو صداؤں میں
اگر آواز ہو سہمی رُکی مَیں یاد کرتا ہوں

مولا نے نُور اپنا دِکھایا سکوں ملا
پھر اس سے مصطفیٰ کو بنایا سکوں ملا

اک رات انؐ کو مسجد اقصیٰ میں لایا تھا
معراج پر حضوؐر کو لایا سکوں ملا

ہو کر اُداس آپؐ جو مکّے سے آئے تھے
آقاؐ کو پھر بھی صبر میں پایا سکوں ملا

ہر روز انؐ کو حالتِ راحت میں دیکھتا
پھر عکس اپنے نور کا پایا سکوں ملا

اس کو بڑا ہی مان تھا خود وہ حسِین ہے
ہر سمت انؐ کا نور جو چھایا سکوں ملا



گرے دانے زمینوں میں اُگائے تیری رحمت نے
دبے تنکے زمینوں میں اُٹھائے تیری رحمت نے

تری رحمت کی جونہی بارشیں صحرا میں ہوتی ہیں
گلِ لالہ بہاروں کے سجائے تیری رحمت نے

پیاسے جانور صحراؤں میں جب دیکھتا ہے تُو
تو صحرا سارے ہی بنجر بچائے تیری رحمت نے

جو دریا خشک ہوتے دیکھ لیتی ہے تری رحمت
تو قطرے پانی کے مولا گرائے تیری رحمت نے

پہاڑوں کے تہی دامن بھرے ہیں سبزہ وگل نے
یہ اُجلے اُجلے منظر بھی دکھائے تیری رحمت نے

دکھائی عاجزی جس نے سنوارا اس کو یوں تُو نے
مقدّر چاند کے جیسے بنائے تیری رحمت نے

کعبے سے بت گرائے تو دل سے گرا دیے
سارے نقوشِ کُفر کے من سے ہٹا دیے

آیا خیال جو کبھی دل میں شرور کا
تُو نے الٰہی حشر کے پردے ہٹا دیے

اوجھل تھے جن کی آنکھوں سے جلوے بہشت کے
ان کو مدینے پاک کے رستے دکھا دیے

ہجرت کے بعد آئے جو اصحابؓ طیبہ میں
مکّی مدینے والوں کے بھائی بنا دیے



آئے مدینے آپؐ تو پھر یوں خدا کِیا
اس نے فرشتے راہوں پہ اپنے بٹھا دیے

رنجیدہ ہو کے آپؐ نے کعبے کو چھوڑا تو
پہنچے مدینے آپؐ کے غم بھی بھلا دیے

تم پر مجیدؔ ہے کرم اُس ذُوالجلال کا
حُبِ رسولؐ پاک کے غنچے کھلا دے

اُسے دیکھتا ہوں فضاؤں میں ہر وقت
ہے خوشبو خدا کی ہواؤں میں ہر وقت

مَیں بخشش کے سارے ہی انداز دیکھوں
اے رب تیری ساری رضاؤں میں ہر وقت

جھلک تیری سبزہ و گل میں بسی ہے
پرندوں کی ساری اداؤں میں ہر وقت

تُو محتاج کے دست و بازو میں پنہاں
غریبوں میں اپنی عطاؤں میں ہر وقت



حقیقت مَیں تُو ہی نظر آ رہا ہے
مجھے دل کی ساری نواؤں میں ہر وقت

تُو مشرک کے کافر کے بھی کام آیا
پکاریں اُسے جو دُعاؤں میں ہر وقت

نظر آئے مجھ کو بھی اپنا ٹھکانہ
مجیدؔ اپنی ساری خطاؤں میں ہر وقت

ملا سکون ملی آب و تاب مولا سے
کُھلا حیات کا ہر ایک باب مولا سے

مرے وجود کی تکمیل اُس سے ہوتی ہے
ہُوا حیات کا ہر انتساب مولا سے

مرے نصیب کا قرطاس اس کے ہاتھوں میں
مرے نصیب کا ہر انتخاب مولا سے

اسی کی راہ پر چل کر مرادیں پا لینا
بیاضِ ہست کا سارا نصاب مولا سے



زمیں پہ ساری ہے مخلوق تو الٰہی کی
فلک پہ سارے ہی یہ آفتاب مولا سے

خدا کے قرب کی خاطر جیو زمانے میں
ملے گا اچھا ہی اس کا جواب مولا سے

خیالِ گنبدِ خضریٰ مجیدؔ ساتھ رہے
حیات جاوداں ہوگی جناب مولا سے

چھپا کر ستر میرا میری زینت تُو بڑھاتا ہے
الٰہی ناتوانی اور سستی کو مٹاتا ہے

پناہوں میں خدا تو لے ہی لیتا ہے بشر سارے
بخیل و بزدلی کی عادتوں سے جاں چھڑاتا ہے

یہ تُو نے ہی بتائے ہیں اصولِ زندگانی بھی
دباؤ سے ہمیں تو زندگی کے خود بچاتا ہے

مرے مالک ہو سیرابی مری بھی پاک دولت سے
ہے سچ ناپاک زر تو گھر کی برکت کو مٹاتا ہے



معافی سچے دل سے مانگ لوں تو پھر مجھے مالک
گناہوں سے بھری دلدل سے باہر کھینچ لاتا ہے

بچائے تُو اگر مجھ کو تو پھر نقصان ہوں کیسے
جو تجھ سے نفع ملتا ہے مجھے مالک وہ بھاتا ہے

غنی ہے ذات تیری اور ہیں محتاج ہم سارے
تری مخلوق کو خالق تُو ہی جی بھر کھلاتا ہے

گناہوں سے مرے مالک تری بخشش زیادہ ہے
نہ ہو بخشش اگر تو آدمی پھر ٹوٹ جاتا ہے

ربِّ انور تو جہانوں کو سجانے والا
تیرے سارے ہیں زمانے تُو زمانے والا

سارے لوگوں کی محبّت کا تُو مرکز ٹھہرا
تُو ہے محبوب محمد ﷺ کو بنانے والا

لوگوں کو خیر و بھلائی بھی عطا کرتا ہے
اور انہیں قبروں سے محشر میں اُٹھانے والا

تُو ہی انسانوں سے درگزر سدا کرتا ہے
زینتِ منبر و محراب بنانے والا

تُو مسافت کے مصائب سے بچا لیتا ہے
تُو ہی تکلیف سبھی کی ہے بھگانے والا



تُو ہے انساں سے محبت کا تقاضا کرتا
روحِ انسان میں الفت کو جگانے والا

دل میں رہتا ہے تُو کعبے میں کہیں سدرہ پہ
تُو کہیں پر بھی ہے بہتر ہے ٹھکانے والا

تیرے کہنے سے جہاں والے سبھی چلتے ہیں
چاند سورج کو ستاروں کو گھمانے والا

ہم تو آگاہ ہیں انجام سے اپنے یاربّ
تو ہے تقدیر سبھی کی ہی سجانے والا

تیرے ارشاد سے یہ شام و سحر آتے ہیں
تُو ہے مرضی سے ہواؤں کو چلانے والا

ربِ اطہر کی رضا سے ہیں جہاں کے موسم
لعل و گہر سبزہ و صحرا کو سجانے والا

مَیں ناداں ہوں مَیں ہوں کمزور مولا
طلب کرتا ہوں مَیں تیرا سہارا

ہو روحانی مصیبت یا کہ مادی
مرے مالک ہے تُو ہی دُور کرتا

سبھی غم ختم کرنے والے کر دے
غموں نے زندگانی کو ہے گھیرا

گناہوں کی طرف نہ لوٹ جاؤں
مطہّر جسم و جاں رکھنا ہمیشہ



یہ بدبختی مجھے نہ مار ڈالے
زمانے کے چلن سے بھی بچانا

مرے مالک ہے آیا جب بھی غصّہ
تری رحمت نے ہی مجھ کو سنبھالا

عتابِ ناگہانی سے بچا کر
پناہوں میں الٰہی اپنی لینا

خیانت کر نہ پائیں آنکھیں میری
دکھا ان کو ہدایت کا ہی رستہ

مجھ سے ظالم پہ ہے اللہ عنایت تیری
تُو ہی معبود ہے ہوتی ہے عبادت تیری

تیرے بندے تو گناہوں پہ گنہ کرتے ہیں
درگزر کرنا ہی لاریب ہے عادت تیری

تیری مخلوق ترا ذکر کِیا کرتی ہے
بھیجنا اُنؐ پہ صلوٰۃ ہے عبادت تیری

تیرے ہی نام سے آغازِ سفر جو کر لیں
ہر قدم پر انہیں ملتی ہے حفاظت تیری

اہلِ جنّت کو وہاں تیرا سلام آئے گا
خُلد میں ان کو میسّر ہے رفاقت تیری

رحمتیں تیری وہاں شام و سحر ہوتی ہیں
اے خدا ہوتی ہے جس گھر میں عبادت تیری



دور آنکھوں سے بصارت نہ کہیں ہو جائے
مولا جینے سے بھی نفرت نہ کہیں ہو جائے

مجھ کو حرمینِ مقدّس ہی دکھا دے آخر
ختم یہ دل کی بھی حسرت نہ کہیں ہو جائے

میرے اللہ مجھے یاد ہمیشہ رہنا
دہر کے کاموں سے اُلفت نہ کہیں ہو جائے

شُکر واجب ہے الٰہی تیری ہر نعمت کا
اپنی چوپایوں سے اُلفت نہ کہیں ہو جائے

کج روی شرک و جہالت سے بچانے والے
اپنی غم زار سی قسمت نہ کہیں ہو جائے

مجھ کو تو حمد گزاروں سا ہی جینا ہے اب
پست و لاچار یہ ہمت نہ کہیں ہو جائے

تیری خوشنودی و تحمید بیاں کرنی ہے
دور ہونٹوں سے لطافت نہ کہیں ہو جائے

مجھ کو آخر تو لحد میں چلے جانا ہے مجید
ختم انوار کی راحت نہ کہیں ہو جائے



❀

آنکھیں عاجز ہیں تجھے دیکھنا چاہیں کیسے
لکھیں توصیف تری کیسے سنائیں کیسے

رزق جو تُو نے دیا ہم کو وہ کم کیوں ہوگا
دنیا والے اے خدا اس کو گھٹائیں کیسے

موت کا روز معیّن بھی کِیا ہے تُو نے
زندگی تیرے یہ لمحات بڑھائیں کیسے

تیری رحمت نے بچانا ہے ہمیں بس مولا
خود کو اعمالِ بریدہ سے بچائیں کیسے

نعمتیں دیتا ہے پاکیزہ انہی لوگوں کو
جو ہوئے نیک تو ہم خود کو بنائیں کیسے

عمر جوتُو نے ہمیں دی ہے وہ پوری ہوگی
یہ اگر کم ہے تو پھر عوج پہ لائیں کیسے

پوچھ گچھ ہوگی یہاں کام کیے جو ہم نے
تجھ کو معلوم ہیں مولا یہ چھپائیں کیسے

سب سے اعلیٰ ہے ثنا تیری مجید اور حمید
شانِ اقدس کو تری لفظوں میں لائیں کیسے



❁

خطائیں جو عیاں کرتا نہیں ہے
کوئی بھی میرے رب جیسا نہیں ہے

جسے چاہے وہ ذِلّت دے یا عِزّت
کسی کا زور پھر چلتا نہیں ہے

رِدا میرے گناہوں کی چُھپا لے
عمل اچھا کوئی مولا نہیں ہے

سزاؤں کا مجھے ادراک کیا ہے
خیال اُن تک مرا جاتا نہیں ہے

الٰہی درگزر کرنا ہمیشہ
ترا بندہ تو یہ اچھا نہیں ہے

میں تیری دید کے قابل نہیں ہوں
سوا تیرے تو دل لگتا نہیں ہے

میں مولا نیکیوں میں ہوں تو چھوٹا
گناہوں میں بڑا مجھ سا نہیں ہے

عُدو پر مجھ کو بھی نصرت عطا کر
یہ موقع تیرے بِن مِلتا نہیں ہے

مجیدؔ اب کعبے کے پتھر ہی چومے
کہ ان سا پھول تو دیکھا نہیں ہے



پھول قسمت کے چمن میں تُو کھلا دے مولا
مجھ سے تُو میرے گناہوں کو ہٹا دے مولا

اپنے محبوبؐ کی اُمت کو سہارا دے کر
قلبِ مُسلم مَیں تو اُلفت بھی بٹھا دے مولا

ساری یہ راتیں سبھی دن بھی ہیں تیرے مولا
میرے ہر لمحے کو پرکیف بنا دے مولا

میرے دل اور مری آنکھوں میں جلوے بھر دے
میرے کاموں کو محبّت سے سجا دے مولا

جس طرح نام تری شان ہے عظمت والی
ویسی عظمت کا امیں گھر بھی دکھا دے مولا

تیرے کعبے کی مَیں دیوارِ مُبیں کو چُوموں
یہ بصارت کی ہے جو پیاس بجھا دے مولا

ڈال دے ایک کبوتر میں مری روح خدا
اور اُڑنے کو حرم ہی کی فضا دے مولا

درد دے دل کو فقط اپنی محبّت کا ہی
گھونٹ اک چشمۂ زم زم سے پلا دے مولا



❀

تجھ سے منسوب ہے ہر حال میں جینا میرا
توبہ کے پھولوں سے مہکا ہے تو سینہ میرا

اہل توبہ میں خدا کر دے تو شامل مجھ کو
اپنی رحمت سے تو بھر ساغر و مِینا میرا

پاک بندے ہیں ترے اُن کی جماعت کر دے
کر دے لبریز وفا اپنی سے سینہ میرا

ایک دن تیری ہی جانب تو مجھے آنا ہے
نورِ کعبہ سے سجا مولا پسینہ میرا

مجھ کو پاکیزہ سبھی لوگوں میں شامل کر دے
عاجزی میری بھی لے جائے یہ زینہ میرا

اپنی رہ کے مجھے قابل تُو بنا دے اب تو
قُربِ کعبہ میں بنا دے تُو دفینہ میرا

میرے اللہ مرے گھر کو فراخی دے دے
حُسنِ اعمال سے بھر دے تُو خزینہ میرا

جو عطا مجھ کو کریں اس میں ہو برکت مولا
تیری توفیق سے بابصر ہو بِینا میرا



رحمت سے اُس کو صاحب قرآن مل گیا
ہم کو خدا سے سیّدی سلطان مل گیا

صبر و غنا و فقر کے در آپؐ سے کھلے
جو چاہیے تھا مجھ کو وہ سامان مل گیا

اپنی نگاہ ڈالی تھی روزِ حساب پر
تجھ سے ترے حبیبؐ کا دامان مل گیا

رہبر بنا کے بھیجا ہے تُو نے حضوؐر کو
پھر تو الٰہی راستہ آسان مل گیا

اُتری حرا کے نور سے سینوں میں آگہی
مکّے سے اپنی ذات کو عرفان مل گیا

تیری رضا ہی سے مَیں مسلمان ٹھہرا ہوں
توحید کا جو قلب کو میلان مل گیا

ڈالا جو اپنے جسم کو راہِ نجات پر
مجھ کو مرے وجود سے انسان مل گیا

دھو ڈال تُو گناہ بھی اولوں سے برف سے
پانی بہا دے آگ سے شیطان مل گیا



کج ادائی پہ الٰہی سے بہت ڈرتا ہوں
اپنی نظروں سے ہمیشہ ہی گرا ہوتا ہوں

لوگ کہتے ہیں مقدّر سے شناسائی ہے
اس کی رحمت سے شناسائی مگر رکھتا ہوں

جان اپنی پہ کیے ظلم ہمیشہ مَیں نے
اپنے اعمال کی سُولی پہ چڑھا رہتا ہوں

غم کے حالات میں جب یاد مَیں کرتا ہوں اسے
شرم کا اوڑھنا پھر اوڑھ ہی لیتا ہوں

میرے الفاظ سے بڑھ کر ہے فضیلت اس کی
لائقِ حمد مَیں کلمات کہاں لکھتا ہوں

درگزر کا مَیں بھی طالب ہوں اے میرے مولا
دیکھ کر اپنے گناہوں کو سدا مرتا ہوں

جو عطا ہم کو کیا اس میں تُو برکت دے دے
بچنے کی ہم کو گناہوں سے بھی طاقت دے دے

اپنی تعریف کے تُو ساتھ ہی ہے پاک بہت
اے خدا اپنی غریبوں کو محبّت دے دے

اتنا دے مجھ کو خدا صدقہ کروں جی بھر کے
نیک اعمال کروں مجھ کو سہولت دے دے

تُو اگر چاہے تو پھر نیکیاں ہم بھی کر لیں
اے خدا نام سے اپنی ہی تُو راحت دے دے



میری بے خوابی کو بھی ختم کرو اے مالک
خواب جتنے ہیں مرے ان کو حقیقت دے دے

تیری امداد سے مَیں پہلو بدل لیتا ہوں
آتشی جسموں سے تُو مجھ کو حفاظت دے دے

رنج و غم اور یہ دکھ درد مٹا دے مولا
مجھ کو آرام ملے مجھ کو سہولت دے دے

کلمۂ پاک زباں میری پہ جاری رکھ کر
کارسازی کو خدا اپنی طوالت دے دے

تیرے بندوں سے محبت کی دعا مانگی ہے
شان تیری کے جو لائق ہو ثنا مانگی ہے

جیسا تُو چاہے مجھے ویسا الٰہی کر دے
تجھ کو جو اچھی لگے وہ ہی ادا مانگی ہے

لوگ کہتے ہیں طلب خیر کرو مولا سے
تجھ سے دربارِ مدینہ کی عطا مانگی ہے

حشر کے روز چھپا لے جو مرے عیبوں کو
اس گنہگار نے اللہ سے ردا مانگی ہے



میں نے یہ لعل و گہر شمس و قمر کب مانگے
مجھ سے منگتوں نے تو بس تیری رضا مانگی ہے

حبس اتنا ہے کہ اب سانس اُکھڑنے کو ہے
اے خدا تیرے مدینے سے ہوا مانگی ہے

کب مجیدؔ آئے گا کب قبر مکمل ہوگی
میرے بچوں نے تو بخشش کی دعا مانگی ہے

کرتا ہے الٰہی تُو ہی مخلوق پہ رحمت
ہوتی ہے میسّر تو ہمیں آپ کی قدرت

ہم سارے گنہگار ہیں اس بات کے قائل
سائے سے ہمیں مولا ترے ملتی ہے ہمت

طالب ہیں ترے فضل کے اے مالکِ دنیا
ہے فضل و کرم تیرا تو ہے کاموں میں برکت

کمزور ہیں نادان ہیں معلوم تجھے ہے
تُو دین مری دنیا کو کرتا ہے سلامت

لکھتا ہے سدا میرے مقدّر میں بھلائی
اے صاحبِ تقدیر محبّت ہو محبّت

بندہ ہے ترا خالقِ کونین مجیدؔ اب
اس بندۂ ناچیز کی ہر دم ہو حفاظت



پُوجا ان چاند ستاروں کی نہیں ہم کرتے
دیکھ لیتے ہیں جو روشن ہوں انہیں جی بھر کے

تاروں سے ہوتی ہے تکمیل ثریا کی جو
ربّ اطہر کے ہیں تخلیقی اشارے سارے

دیکھ کر چاند کو انسان دُعا یہ مانگے
عافیت اور سدا خیر سے نکلے چمکے

دیکھ کر چاند جونہی خود پہ نظر پڑتی ہے
اپنے ہونٹوں سے ہمیشہ ہی دُعا یہ نکلے

میری صورت جو بنائی ہے حِسیں تر تُو نے
میرے مولا میری سیرت کو بھی ایسا کر دے

پاک ہے ذات الٰہی کی بزرگی والی
عرشِ اعظم کی بھی مالک ہے تری ہی ہستی

میری بخشش کے تُو اسباب بنا دیتا ہے
اور فطرت میں بھی رکھتا ہے تُو نیکی ساری

تو گناہوں سے بھی محفوظ ہمیں کرتا ہے
پیدا کرتا ہے سبھی کاموں میں تو آسانی

ڈھانپ لیتا ہے مرے عیب مہیمن میرا
نیک حاجات بھی کرتا ہے مکمل میری



نفس میرے کے حوالے بھی نہیں کرتا وہ
شاملِ حال سدا ہوتی ہے راحت اس کی

دور کرتا ہے پریشانی وہ ہر اک دل کی
اور کرتا ہے مصیبت میں حمایت میری

تھام لیتا ہے وہ گرنے سے ہمیشہ پہلے
بے قراری کی اذیّت بھی نہیں ہے رہتی

رب ّسے ہی اجر ہمیں نیکیوں کا ملتا ہے
وہ گناہوں سے ہمیں پاک کیے دیتا ہے

مغفرت کرتا ہے وہ زندہ ہوں یا ہوں مُردہ
اس کا محتاج تو ہر ایک بشر رہتا ہے

ہم میں موجود ہیں یا ہم میں نہیں ہیں ہوتے
اپنی رحمت کی نظر سب پہ ہی وہ کرتا ہے

مرد و زن سارے الٰہی سے جو بخشش مانگیں
سب پہ بخشش کے وہ دروازے کھلے رکھتا ہے



زندہ رکھتا ہے وہ اسلام پہ مسلم سارے
موت ایمان کی حالت پہ ہمیں دیتا ہے

چھوٹے ہوں یا ہوں بڑے اس کا کرم ہے سب پر
وہ ہے غفّار تو ستّار وہی ہوتا ہے

خُلق میرے کو الٰہی تُو روانی دے دے
روشنی آنکھوں کو دے حُسن زمانی دے دے

دے دے اصحاب محمد ﷺ کی غلامی مجھ کو
اور انوارِ مدینہ کی نشانی دے دے

تیری مخلوق کو مَیں خود سے بھی بہتر سمجھوں
میری سوچوں کو یہی نیک گمانی دے دے

بھیج دے رحمتِ کامل سے گھٹا ہر جانب
اور جو برسے تُو پھر رُت بھی سہانی دے دے



پانی برسا دے پہاڑوں پہ زمیں بنجر پر
خشک نالوں میں بھی پانی کو روانی دے دے

ہم کو محفوظ کیے رکھنا اسی پانی سے
تو نباتات کو صحرا میں جوانی دے دے

تیری مخلوق جہاں بھوک سے مرتی جائے
تپتے صحراؤں میں رحمت کی نشانی دے دے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ